OXFORD AQA
INTERNATIONAL QUALIFICATIONS

INTERNATIONAL GCSE

URDU

Paper 1 Reading, grammar and meaning
Additional specimen

Insert

DO NOT WRITE ANY ANSWERS IN THIS INSERT. YOU MUST ANSWER THE QUESTIONS IN THE ANSWER BOOKLET PROVIDED.

Section A

- **Text A** for use with **Question 1**
- **Text B** for use with **Question 2**

Section B

- **Text C** for use with **Question 5**

Section A

Text A for use with **Question 1**

1: اہم مذہبی دن منانے کے علاوہ تہوار شاندار ثقافت اور روایات کو منانے کے بہترین مو اقع مہیا کرتے ہیں۔ ان کا مقصد ہماری زندگی میں اپنے عزیز و اقارب کے ساتھ خصوصی لمحات کا گزارنا اورایک دوسرے کے لیے خوشی کے جذبات کا اظہاربھی کرنا ہے اس سے رشتہ داروں اور دوستوں میں آپس میں میل جول اوران کے درمیان پیار و محبت بڑھتا ہے۔الیکٹرانک اور سوشل میڈیا کی آمد سے قبل تاریخی طور پر صرف تہوار ہی لوگوں کی مصروف زندگیوں میں تفریح کا سامان فراہم کرتے تھے۔ یہ میلے تفریح کے علاوہ ناراض دوستوں اور رشتہ داروں کو قریب لانے، شکایتیں دور کرنے اور محبتیں بڑھانے کا بھی سبب ہوتے ہیں۔

2: زندگی صرف خوشیاں پانے اور بانٹنے کا نام ہے۔ یہ میلے اور تہوار ہی ہیں جہاں ہم کچھ دنوں کے لیے ہی سہی اپنے تمام تر فکروں سے آزاد ہو کر زندگی کی رنگینوں کو سمیٹنے میں مصروف ہوجاتے ہیں اس کے علاوہ ہمارے ذہنوں کو نہ صرف تناؤ سے نجات دلاتے ہیں بلکہ یہ ہمارے جذبات کو بھی متوازن رکھتے ہیں ۔تہوار مثبت خیالات کو بھی پروان چڑھا تے ہیں۔ یہ مختلف زبانیں سیکھنے، ثقافتوں کو جاننے اورسمجھنے کی صلاحیت کو بہتر بنانے میں بھی مددگار ثابت ہوتےہیں۔ ہمارا سماجی ورثہ نہ صرف رسم ورواج، روایات، اخلاقی اقدار، رجحانات، تہوار، لوک کہانیوں اور پسندیدہ شخصیات کا مجموعہ ہوتا ہے بلکہ یہ ہمیں وہ بناتے ہیں جو ہم ہیں ۔

3: تہوار معاشی طور پر بھی بے انتہا فائدے مند ثابت ہوتے ہیں ۔ یہ میلے اور تہوار لوگوں کو روزگار اور کاروبار کے مواقع فراہم کرتےہیں۔ تہواروں کے ساتھ ایسی روایتیں جڑی ہیں جن کی وجہ سے انسان اپنی حیثیت کے مطابق پیسے خرچ کرتا ہے۔ پرانے زمانے میں بہت سےخاندانوں کی سالانہ آمدنی کا ذریعہ صرف تہوار ہوا کرتےتھے۔لوگوں کی حفاظت کے لیے کچھ خاص مواقع اور تہواروں پر پابندی کی وجہ سےہزاروں لوگ ملازمتوں سے محروم ہو گئے ہیں اور متعدد گل فروش، تحائف اور غبارے بیچنے والے اپنی روزی کمانے سے محروم ہوگئے ہیں۔

Copyright © 2025 OxfordAQA International Qualifications and its licensors. All rights reserved.

4: بھائی چارے کی فضا قائم کرنے میں میلوں اور تہواروں کا ہمیشہ اہم کردارر‌ہا ہے۔ یہ تہوار ہی ہیں جو مختلف قوموں، نسلوں کےلوگوں کو یکجا کرتے ہیں اور-سماجی اور معاشی تفریق کو ایک طرف رکھتے ہوئے قومی تعمیر میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ میلے ثقافتی اور نسلی موضوعات-کو اچھی طرح سمجھتے ہوئے ایک معاشرے،ملک اوردنیا میں رہنے والے لوگوں کو مختلف روایات سے واقفیت کرواتے ہیں۔ ان میلوں میں جہاں بڑے بوڑھے قصے کہانیاں اوراپنے تجربات کا زخیرہ نوجوان نسل کو منتقل کرتے ہیں وہیں یہ میلے اس ملک ا ور اس معاشرے میں رہنے والے لوگوں میں اتحاد کو بھی بڑھاتے ہیں۔ اپنے آس پاس کے لوگوں کی ثقافتوں اور روایات کو منانا اور ان کی اقدار ، سیاست اورزبانوں کے بارے میں سیکھنے کےلیے تہوار اور میلے ضروری ہیں ۔ تہوار رواداری کو بھی فروغ دیتےہیں۔ یہ افراد کو مختلف نقطہ نظر اور ثقافتوں کو سمجھنے میں مدد کرتے ہیں۔اس کے علاوہ مختلف لوگوں کےخیالات ، مختلف ثقافتوں کو سمجھنےاور -ایک دوسرے کو برداشت کرنے کا درس دیتے ہیں۔جو ہماری دنیا کو منفرد مقام بنانے میں مدد کرتے ہیں ۔

Copyright © 2025 OxfordAQA International Qualifications and its licensors. All rights reserved.

Text B for use with **Question 2**

مریدپور کا سفر آٹھ گھنٹے کا تھا۔رستے میں سانگا کے اسٹیشن پر گاڑی بدلنی تھی۔ انجمن نوجوانان ہند کے بعض جوشیلے ارکان وہاں استقبال کو آئے ہوئے تھے۔انہوں نے ہار پہنائے اور کچھ پھل وغیرہ کھانے کو دیے۔ سانگا سے مریدپور تک ان کے ساتھ اہم سیاسی مسائل پر بحث کرتا رہا۔جب گاڑی مریدپور پہنچی تو اسٹیشن کے باہر کم از کم تین ہزار آدمیوں کا ہجوم تھا جو متواتر نعرے لگا رہا تھا۔میرے ساتھ جو رضا کار تھے انہوں نے کہا ، "سر باہر نکالیے، لوگ دیکھنا چاہتے ہیں۔" میں نے حکم کی تعمیل کی۔ ہار میرے گلے میں تھے۔ایک سنگترہ میرے ہاتھ میں تھا، مجھے دیکھا تو لوگ اور بھی جوش کے ساتھ نعرہ زن ہوئے۔ بمشکل تمام باہر نکلا۔موٹر پر مجھے سوار کرایا گیا۔ اور جلوس جلسہ گاہ کی طرف چلا۔

جلسہ گاہ میں داخل ہوئے، تو ہجوم پانچ چھ ہزار تک پہنچ چکا تھا۔جو یک آواز ہو کر میرا نام لے لے کر نعرے لگارہا تھا۔دائیں بائیں ،سرخ سرخ جھنڈیوں پر مجھ خاکسار کی تعریف میں چند کلمات بھی درج تھے۔ مثلاً "ہندوستان کی نجات تمہیں سے ہے"۔ "میرید پور کے فرزند خوش آمدید۔ " ہندوستان کو اس وقت عمل کی ضرورت ہے۔

مجھ کو اسٹیج پر بٹھایا گیا صدر جلسہ نے لوگوں کے سامنے مجھ سے دوبارہ مصافحہ کیا اور میرے ہاتھ کو بوسہ دیا اور پھر اپنی تعارفی تقریر یوں شروع کی۔

حضرات! ہندوستان کے جس نامی اور بلند پایہ لیڈر کو آج جلسے میں تقریر "کرنے کے لیے بلایا گیا ہے۔

تقریر کا لفظ سن کرمیں نے اپنی تقریر کے تمہیدی فقروں کو یاد کرنے کی کوشش کی لیکن اس وقت ذہن اس قدر مختلف تاثرات کی آماجگاہ بنا ہوا تھا، کہ نوٹ دیکھنے کی ضرورت پڑی۔جیب میں ہاتھ ڈالا تو نوٹ ندارد۔ ہاتھ پاؤں میں یک لخت ایک خفیف سی خنک محسوس ہوئی۔ دل کو سنبھالا کہ ٹھہرو، ابھی اور کئی جیبیں ہیں گھبراؤ نہیں رعشے کے عالم میں سب جیبیں دیکھ ڈالیں۔لیکن وہ کاغذکہیں نہ ملا۔ تمام ہال آنکھوں کے سامنے چکر کھانے لگا، دل نے زور زور سے دھڑکنا شروع کیا، ہونٹ خشک ہوتے محسوس ہوئے۔ دس بارہ دفعہ تمام جیبوں کو ٹٹولا لیکن کچھ بھی ہاتھ نہ آیا جی چاہا کہ زور زور سے رونا شروع کر دوں۔ بے بسی کے عالم میں ہونٹ کاٹنے لگا، صدر جلسہ اپنی تقریر برابر کر رہے تھے۔

Copyright © 2025 OxfordAQA International Qualifications and its licensors. All rights reserved.

Text C for use with **Question 5**

تعلیم کے ذریعےانسان بنیادی علم حاصل کرنے کے علاوہ روزمرہ کی زندگی کے لیے ضروری مہارتوں کے ساتھ ساتھ سماجی اصول بھی سیکھتا ہے اور تعلیم کی مدد سے اچھے فیصلے کرنے کے علاوہ صحیح اور غلط میں تمیز کرنا سیکھتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ تعلیم کے بغیر کسی بھی قوم کا ترقی کرنا ممکن نہیں ہے۔

کوئی بھی معاشرہ اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتا جب تک وہ لڑکوں اور لڑکیوں کو ایک جیسی تعلیم مہیا نہیں کرتا۔اس طرح مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین بھی باشعور اور پڑھ لکھ کرعملی زندگی میں حصہ لینے کے علاوہ نسلوں کی بھی بہتر پرورش کرتی ہیں۔ انسان کی پہلی درسگاہ اس کا اپنا گھر ہوتا ہے والدین ہی بچے کو اچھے برے کی تمیز سکھا کر اس کی تربیت کرکےاچھے کردار کی بنیادڈالتے ہیں۔ بچہ اپنے والدین کے طور طریقے، عادات اور دلچسپیوں کو اپنا لیتا ہے۔

پرائمری تعلیم کسی بھی بچے کی شخصیت اور شعور کےلیے بہت اہم ہوتی ہے۔ اس عمر میں بچے بہت متجسس ہوتے ہیں۔ لہٰذاان کے تجسس کی حوصلہ افزائی اور رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ دنیا بھر میں پرائمری تعلیم کو خصوصی اہمیت دی جاتی ہے کیونکہ یہی بچے کی بنیاد بناتی ہے۔ اسی لیےتعلیم کے طریقہ کار، سہولتوں اور اساتذہ کے انتخاب تک ہر مرحلے کو بہت اہمیت دی جاتی ہے، تاکہ بچوں کی تخلیقی صلاحیتوں کو اُبھارا جاسکے۔

ایک معیاری تعلیمی نظام ایک شخص کو تنقیدی اور منطقی سوچ کی مہارتیں سیکھنے کے علاوہ ان کو اپنے فیصلے خود کرنے کے لیے تیار کرتا ہے۔ یہ بچوں کو بالغ ہونے کے لیے تیار کرتا ہے جب بڑے اور چھوٹے دونوں فیصلے ان کی روزمرہ کی زندگی کا مستقل حصہ بن جاتے ہیں۔ ایک مثالی معاشرے میں، نسل، جنس، سماجی طبقے، یا خواندگی کی سطح کی وجہ سے امتیازی سلوک کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ تعلیم ہی انسان کودوسروں کے خیالات کا احترام کرنا سیکھاتی ہے۔

انسان پڑھ لکھ کر ہر قسم کی معلومات تک رسائی حاصل کر سکتا ہے اور ریاضی کے علم کی وجہ سےاخراجات کا حساب لگا کربجٹ بنا کرایک چھوٹا کاروبار شروع کر کے اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اس طرح کسی بھی مسئلے پر رائے دینے کی صلاحیت اسے با اختیار اور پراعتماد بناتی ہے۔

تحقیق کے مطابق، جن ممالک میں خواندگی کی شرح سب سے زیادہ ہوتی ہے وہ انسانی اور اقتصادی طور پر زیادہ ترقی کرتے ہیں۔ قومی اقتصادی ترقی انفرادی اقتصادی ترقی سے شروع ہوتی ہے، جو اکثر تعلیم سے منسلک ہوتی ہے۔

END OF SOURCES

Permission to reproduce all copyright material has been applied for. In some cases, efforts to contact copyright-holders may have been unsuccessful and OxfordAQA International Qualifications will be happy to rectify any omissions of acknowledgements. If you have any queries please contact the Copyright Team, AQA, Stag Hill House, Guildford, GU2 7XJ.

Copyright © 2025 OxfordAQA International Qualifications and its licensors. All rights reserved.